21953 ـ كيا وہ اپنے عيسائي ماموں سے پردہ كرے

سوال

ميرى والده نصرانى تهى اورتقريبا سولہ برس سے وہ مسلمان ہوچكى ہے ليكن اس كا سارا خاندان ابهى تک نصرانيت پر قائم ہے ، اورميں فى الحال ان كے ساتھ رہائش پزيرہوں جہاں پر ميرا ماموں بهى اپنے اہل و عيال كے ساتھ رہائش پذير ہے يعنى اسى گهرميں جس ميں رہتى ہوں ۔
ميں نے اپنى سہيليوں سے اس كا ذكر كيا تو ان كا كہنا تها كہ اس كى موجودگى ميں مجهے پردہ كرنا چاہيے ، ليكن ميں ان كى اس بات سے اتفاق نہيں كرتى كيونكہ وہ ميرا محرم ہے چاہے وہ نصرانيت پر ہى قائم ہے ، ميرى آپ سے گزارش ہے كہ آپ اس مسئلہ كى وضاحت فرمائيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

آپ كا ماموں آپ كا محرم ہے ، اس بنا پر آپ كے ليے جائز ہے كہ اس سے پردہ نہ كريں ، نبى صلى اللہ عليہ وسلم سے يہ ثابت نہيں كہ انہوں نے عورتوں كوان كے كفار خاندان والوں سے پردہ كرنے كا حكم ديا ہو ۔

ليكن علماء كرام نے يہ شرط لگائي ہے كہ جس سے عورت پردہ نہ كرتى ہو اس كا امين ہونا ضرورى ہے ، تويہ شرط ہرايک پر لگائي جائے گي چاہے وہ مسلمان ہو يا كافر ۔

اورانہوں نے عورت اوراس كے محرم كے مابين مصافحہ اوربوسہ لينے كے بارہ ميں يہ بهى ذكر كيا ہے كہ اگر اس كا محرم امين نہيں وہ اس طرح كہ وہ اس عورت كى صفات دوسرے شخص سے بيان كرے گا يا پهر اس كے ديكھنے پر فتنہ پيدا ہو تواس سے بهى پردہ كرے گى چا ہے وہ مسلمان ہو يا كافر ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالى كے تفردات ميں يہ بهى ہے كہ :

انہوں نے مسلمان عورت كے ساتھ سفر ميں محرم كے مسلمان ہونے كى شرط لگائي ہے ، ليكن اس ميں ان كے بعض اصحاب نے موافقت نہيں كى ، سفر ممیں مسلمان عورت كےكافر محرم كى ممانعت كى علت اس كى عدم امانت ہے ، اورخاص كرجب وہ مجوسى ہو ، امام احمد رحمہ اللہ تعالى نے يہ ذكركيا ہے كہ وہ اپنى والده كا محرم نہيں اس ليے كہ واس سے جماع كوجائز سمجهتا ہے ! ۔

اوربعض حنابلہ کا کہنا ہے کہ :

کہ یھودی اورنصرانی ہوسکتا ہے اسے بیچ دے یا پھر اسے قتل کردے ، توجب ہم اس علت کی طرف دیکھتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ علت تو بعض فاسق قسم کے مسلمانوں پر بھی منطبق ہوتی ہے ، تواس طرح اس کا کافر ہونے جوکہ محرم ہونے میں مانع تھا زائل ہوا اورباقی جو عدم امانت اورعدم حفظ خیال نہ رکھنا باقی بچ گئي ۔

یہ تو محرم کے بارہ میں تھا ، اور کفار میں سے اجنبی کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا کافرہ عورت کسی مسلمان عورت کو دیکھ سکتی ہے کہ نہیں ؟

تودونوں قولوں میں راجح یہ ہے کہ اس سے پردہ نہیں کیا جائے گا جس عورت سے یہ خدشہ نہ ہو کہ وہ اس کی صفات کسی اورکو بتائے گي چاہے وہ مسلمان عورت ہو یا کافرہ ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا مسلمان عورت کے لیے خاص کرغیرمسلم عورت کے سامنے اپنے بال ننگے کرنے جائز ہیں ، یہ کہ وہ عورت اپنے عزیزواقارب مردوں کے سامنے اس کی صفات بیان کرے گی اوروہ سب غیر مسلم ہیں ؟

توشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

یہ معاملہ مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں علماء کرام کے اختلاف پر مبنی ہے :

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اورمسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اوراپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اوراپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں ، اوراپنی زینت کوظاہر نہ کریں سوائے اس جوظاہر ہے ، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں ، اوراپنی زیب وآرائش کوکسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکرمردوں سے جوشہوت والے نہ ہوں ، ایاایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں ۔۔۔ النور (31)۔

تواللہ تعالی کے فرمان او نسائھن کی ضمیرمیں علماء کرام کا اختلاف ہے ، کچھ تو یہ کہتے ہیں کہ اس سے عمومی جنس عورت مراد ہے ، اورکچھ کا کہنا ہے کہ اس ضمیر سے وصف مراد ہے ، یعنی صرف مومن عورتیں مراد ہیں ۔

توپہلے قول کی بنا پر عورت کے لیے غیر مسلم عورت کے سامنے اپنے بال ننگے رکھنا جائز ہے ، اوردوسرے قول

کی بنا پر ایسا کرنا جائز نہیں ۔

ہم بھی پہلی رائے کی طرف ہی مائل ہیں ، اوریہی قریب معلوم ہوتا ہے ،اس لیے کہ عورت عورت کے ساتھ ہے جس میں مسلم اورغیر مسلم کا فرق نہیں ، یہ اس وقت ہے جب کوئي فتنہ وغیرہ نہ ہو ، لیکن اگر فتنے کا خدشہ ہو مثلا عورت اپنے عزیز واقارب مردوں کواس کی صفات بیان کرے گی تواس وقت فتنہ سےبچنا ضروری ہے ، تواس لیے عورت اپنے جسم کا کوئي حصہ مثلا ٹانگیں یا اپنے بال کسی دوسری عورت کے سامنے ننگا نہ کرے چاہے وہ عورت مسلمان ہو یا غیر مسلم ۔ واللہ تعالی اعلم ۔

دیکھیں کتاب : فتاوی المراۃ المسلمۃ (1 / 532 ـ 533) ۔

واللہ اعلم .